بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب چیئر مین سینیٹ،

اسپیکر قومی اسمبلی،

معزز اراکین پارلیمان۔۔۔۔اور

میرے عزیز ہم وطنو!

السلام علیکم!

آج کا خطاب نئے پارلیمانی سال کا نکتہ آغاز ہے۔ اللہ تعالیٰ آنے والے دنوں کو ہمارے لیے باعثِ رحمت و برکت بنائے۔

معزز اراکین پارلیمان!

ان ایوانوں اور راہداریوں سے میری شناسائی اس ایوان کے رکن کی حیثیت سے کئی برس پرانی ہے۔ مجھ پر جو ذمہ داریاں عائد ہوتی رہی ہیں، اُن کی ادائیگی کے لیے یہاں بیٹھ کر جو کچھ میں کر سکتا تھا میں نے پوری ایمانداری اور صلاحیت کے مطابق انجام دیا ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں اور اپنے رفقائے کار خصوصاً ارکانِ پارلیمنٹ اور ممبران صوبائی اسمبلیوں، کا مشکور ہوں کہ مجھے پاکستان کے سب سے بڑے آئینی عہدے کے قابل سمجھا۔ میں اپنی بھر پور صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اپنی آئینی ذمہ داریاں سرانجام دوں گا۔ میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس سلسلے میں بھی دعا گو ہوں کہ مجھے اِن ذمہ داریوں کی ادائیگی کی ہمت، طاقت اور توفیق عطا فرمائے۔ مجھے پوری امید ہے کہ اس سلسلے میں ساتھی اراکین پارلیمنٹ بھی میرا بھرپور ساتھ دیں گے تاکہ ہم سب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اور عوام کی عدالت میں سرخرو ہو سکیں۔

معزز اراکین پارلیمان!

ہمارا سیاسی نظام مختلف وجوہات کے باعث عدم استحکام کا شکار رہا ہے مگر یہ امر اطمینان بخش ہے کہ ہماری گذشتہ تین اسمبلیاں اپنی معیاد پوری کرنے میں کامیاب رہی ہیں۔ ایک سیاسی کارکن اور ذمہ دار شہری کی حیثیت سے اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ ہمارے مسائل کی سب سے بڑی وجہ گروہی مفادات اور بے انتہا کرپشن ہے۔ انتخابات نے بھی یہ بات ثابت کر دی ہے کہ عوام بے ایمانی سے تنگ آچکے ہیں اور ایک پاک معاشرہ چاہتے ہیں۔ کرپشن کو قابو کرنے میں جہاں صاف اور شفاف نظام ضروری ہے وہیں Accountability کے اداروں کو مضبوط کرنے کی ضرورت ہے تاکہ وہ بلاخوف و امتیاز اپنا کام سرانجام دیں۔ میرا ایمان ہے کہ عوام کی خواہشات کے احترام میں ہی حکومتوں کی کامیابی ممکن ہے۔

موجودہ حکومت نے "نیا پاکستان" بنانے کا عزم کیا ہے اور اسی نعرے پر وہ انتخابات کے بعد حکومت بنانے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ میرے خیال میں نئے پاکستان کی سب سے بڑی شناخت سادگی کا فروغ، غیر ضروری پروٹوکول کا خاتمہ اور بدعنوانیوں سے پاک نظام ہے۔ ہمیں یہ بات ذہن نشین کرنی چاہیے کہ ہم ایک مقروض قوم ہیں اور ہمیں اپنے ترقیاتی منصوبوں کے بجائے قرض ادا کرنے لیے بھی مزید قرض لینا پڑتا ہے۔ معاشیات کے مروجہ اصولوں اور قانون پاکستان کے مطابق Debt to GDP Ratio کو ساٹھ فیصد سے تجاوز نہیں کرنا چاہیے۔ پچھلے کئی برسوں سے ہم اپنے بنائے ہوئے قانون کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ ہمارے اوپر بیرونی اور اندرونی قرضوں کے پہاڑ خطرناک حد تک زیادہ ہو چکے ہیں جس پر خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔ ہمیں اپنی زندگیوں میں سادگی کو اپنانا ہو گا اور بے جا نمود و نمائش کے لیے اصراف سے گریز اور ضرورتوں کو محدود کرنا پڑے گا۔ ان اصولوں کو اپنا کر درست سمت کو اختیار کیا جا سکتا ہے۔

ہمارے سامنے حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی رہنمائی میں قائم ہونے والی ریاست مدینہ کا ماڈل موجود ہے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

اپنے آخری خطبے میں یہ ہدایت کی تھی کہ کسی انسان کو دوسرے انسان پر رنگ ، نسل اور مذہب کی بنیاد پر برتری حاصل نہیں ہے سوائے تقویٰ کے۔ اسلامی معاشرے کی بنیاد مساوات، عدل اور باہمی بھائی چارے کی بنیاد پر ہی رکھی گئی ہے۔ اس بات کو مصوّرِ پاکستان ڈاکٹر علامہ محمد اقبال نے اپنے فلسفہ میں اجاگر کیا ہے۔ بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح بھی ایسا ہی پاکستان چاہتے تھے جس میں انصاف اور عدل کا نظام قائم ہو، عوام کو بنیادی ضروریات دستیاب ہوں اور ریاست عوام کو ان کے حقوق کی فراہمی یقینی بنائے جن کی آئینِ پاکستان ضمانت دیتا ہے۔ and I Quote:

Article 38 (b)

"The State shall provide for all citizens, within the available resources of the country, facilities for work and adequate livelihood.....;

آرٹیکل 38(b)

"مملکت تمام شہریوں کے لیے، ملک میں دستیاب وسائل کے اندر، معقول آرام و فرصت کے ساتھ کام اور مناسب روزی کی سہولتیں مہیا کرے گی؛

Article 38 (d)

"The State shall provide basic necessities of life, such as food, clothing, housing, education and medical relief, for all such ctizens, irrespective of sex,caste, cree or race.....;

آرٹیکل 38(d)

"مملکت ان تمام شہریوں کے لیے جو کمزوری، بیماری یا بیروزگاری کے باعث مستقل یا عارضی طور پر اپنی روزی نہ کما سکتے ہیں بلالحاظ جنس، ذات، مذہب یا نسل، بنیادی ضروریات زندگی مثلاً خوراک، لباس، رہائش، تعلیم اور طبی امداد مہیا کرے گی؛ "

Unquote.

موجودہ حکومت کے پروگرام کے مطابق مختلف معاشی اور رہائشی منصوبوں پر کام شروع کر کے روزگار اور رہائش کو یقینی بنایا جاسکتا ہے۔ اگر ہم اس مقصد کے حصول میں کامیاب ہوگئے تو یہی تبدیلی ہوگی اور یہی "نیا پاکستان" ہوگا جس میں ہم سر اٹھا کر چل سکیں گے اور ہمارے بچے پورے اعتماد کے ساتھ ایک نئی پُر امن اور خوبصورت دنیا کی تشکیل میں حصہ دار بن جائیں گے۔

معزز اراکین پارلیمان!

قومیں مسائل سے دوچار ہو جایا کرتی ہیں اور بعض اوقات مسائل اتنے زیادہ اور گھمبیر ہو جاتے ہیں کہ ترجیحات کا تعین ہی مشکل ہو جاتا ہے۔ پاکستان ایسی ہی صورت حال سے دوچار ہے لیکن زندہ اور باہمت قومیں مشکلات سے گھبرایا نہیں کرتیں بلکہ جواں مردی اور حوصلے سے مقابلہ کرتی ہیں۔ حوصلہ افزاء بات یہ ہے کہ مِن حیث القوم ہمیں ان مسائل کا ادراک ہے۔ ہمارے کھیتوں کا دہقان ہو یا ہماری عدلیہ کے افراد، ہماری فوج کا سپاہی، سول سروس کا نمائندہ یا ہمارے قلم کار، پاکستان کے دور دراز علاقے کا باسی ہو یا بیرونِ ملک رہنے والا ہمارا اہم وطن، ہر ایک شخص اپنے تئیں حصہ ڈالنے کے لیے تیار ہے۔

ہمارے Overseas Pakistani جس شوق اور جذبے کے ساتھ پاکستان کی تعمیر میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ بہت خوش آئند ہے۔ میں حکومت وقت اور دیگر تمام جماعتوں کے لیڈران سے درخواست کرتا ہوں کہ اس موقع پر موجود عوام کے جذبات اور احساسات کو دیکھتے ہوئے بہت تیزی اور جانفشانی سے ملک کی سمت درست کر دیں۔ مجھے توقع ہے کہ حکومت ہر شعبے میں واضح روڈمیپ مرتب کرے گی اور صاف شفاف ٹرانسپیرنٹ گورننس کو یقینی بنائے گی۔

معزز اراکین پارلیمان

پاکستان دنیا کے ان ممالک میں شمار ہو چکا ہے جو پانی کی قلت کا شکار ہیں۔ ہمارے ہاں پانی کی کمی کے باعث زیرِ زمین پانی کا بے دریغ استعمال ہو رہا ہے جس سے

زیر زمین پانی کی سطح بھی خطرناک حد تک نیچے جاچکی ہے۔ بلوچستان اور سندھ کے بیشتر علاقے پانی کی کمی کی وجہ سے خشک سالی کا شکار ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ دنیا میں رونما ہونے والی موسمیاتی تبدیلیوں کے پاکستان پر بھی انتہائی مضر اثرات رونما ہو رہے ہیں اور Global Warming کی وجہ سے درجہ حرارت میں اضافہ اور گلیشیئر زیادہ تیزی سے پگھل رہے ہیں۔ فضائی اور صنعتی آلودگی کی وجہ سے شہروں کی آب و ہوا متاثر ہو رہی ہے۔ اس سلسلے میں ہمیں شجر کاری پر خصوصی توجہ دینا ہوگی اور نئے ڈیم بھی بنانے ہوں گے۔

پانی کے ذخائر کی تعمیر حکومتِ وقت کی اہم ترجیحات میں سے ایک ہے۔ میں توقع کرتا ہوں کہ ہمارے عوام اور بیرون ملک پاکستانی، چیف جسٹس اور وزیر اعظم کی اپیل کا مثبت جواب دیں گے اور اس کے نتیجے میں ڈیموں کی تعمیر کے لیے سرمایہ دستیاب ہو سکے گا اور زر مبادلہ کی کمی پر بھی قابو پانے میں مدد ملے گی۔

ہمیں پانی کے ضیاع کو روکنے پر بھی توجہ دینا ہوگی۔ اس سلسلے میں دو اقدامات ناگزیر ہیں۔ ایک یہ کہ آبپاشی کے نظام کو مزید مؤثر بنایا جائے اور نہروں و راج باہوں کے ذریعے پانی کے رساؤ پر قابو پانے کے لیے بھرپور اور جامع حکمت عملی تیار کر کے اس پر فوری عمل درآمد کیا جائے۔ Flood Irrigation کے بجائے Drip Irrigation کو فروغ دیا جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہمیں اپنے طرز زندگی میں بھی مثبت تبدیلی لانا ہوگی اور پانی کے بے جا استعمال پر قابو پانا ہوگا۔ ہمارے پیارے نبی رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرنے میں بھی میانہ روی اختیار کرنے اور اصراف سے بچنے کی تلقین کی ہے۔

معزز اراکین پارلیمان

پانی اور اس سے متعلقہ مسائل سے نمٹنے کے لیے ضروری اقدامات کے ساتھ ساتھ ناگزیر ہے کہ توانائی اور بجلی کے معاملات پر بھی فوری توجہ دی جائے۔ بجلی کی ترسیل کا نظام بہتر بنایا جائے Line Losses کم کیے جائیں اور بجلی کی چوری کا سدِباب کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے شمالی علاقہ جات، آزاد کشمیر اور وطن عزیز کے بعض دیگر علاقے پانی کی دولت سے مالا مال ہیں، ان علاقوں کا ماحول بجلی کی تیاری کے سلسلے میں قدرتی طور پر سازگار ہے، متعلقہ وزارتوں اور حکام کو دریاؤں کے بہاؤ (Run of the Rivers) پر بجلی پیدا کرنے کے منصوبوں کو مزید بڑھانا چاہیے، ٹرانسمیشن انفراسٹرکچر کو مضبوط بنانا چاہیے تاکہ جہاں بھی بجلی پیدا ہو رہی ہو وہ نیشنل گرڈ سے منسلک ہو جائے تاکہ ملک بھر میں بجلی کی ترسیل کا نظام مربوط شکل اختیار کر سکے۔

معزز خواتین و حضرات!

زراعت ہماری معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ ہماری نصف سے زائد آبادی زراعت سے وابستہ ہے۔ زرعی شعبے کی ترقی بھی آبی ذخائر میں اضافے سے مشروط ہے۔ موجودہ حکومت نے اپنے منشور میں قوم سے اس شعبے کی ترقی کا وعدہ کیا ہے۔ اس سلسلے میں زرعی ادویات، کھاد اور دیگر زرعی سازوسامان کی مناسب قیمت پر فراہمی کے لیے ایک مؤثر اور جامع پالیسی ہونی چاہیے اور اس سلسلے میں ماہرین اور کاشت کاروں کے ساتھ ضروری صلاح مشورے کا نظام بھی قائم کرنا چاہیے۔

اراکین پارلیمان تعلیم اور صحت کے معاملات میں بھی عوام میں بے چینی پائی جاتی ہے۔ اس سلسلے میں خیبر پختونخوا سمیت ملک کے بعض دیگر حصوں میں اچھی اور حوصلہ افزا مثالیں سامنے آئی ہیں لیکن آبادی کا دباؤ بہت زیادہ ہے اور وسائل محدود۔ ہمیں اپنے ملک میں آبادی اور وسائل میں توازن پیدا کرنا ہوگا اور ملک میں تعداد کی بجائے تعلیمی معیار کو عام کرنا ہوگا۔ میں اپنے Parlimentarians اور Media سے چاہوں گا کہ وہ لوگوں میں زچہ و بچہ کی صحت اور چھوٹے کنبے کی افادیت کی اہمیت کو بھی اجاگر کریں۔

خواتین کی فلاح و بہبود کے سلسلے میں ان کیلیے تعلیم، روزگار اور اعلیٰ ترین سطح سے لے کر نچلی سطح تک انھیں بااختیار بنانے کی پالیسیاں وضع کی

جائیں۔ Women Empowerment کے بغیر کسی بھی ملک کی ترقی کا خواب کامیاب نہیں ہو سکتا۔ ہماری خواتین بہت محنتی ہیں اور جو خواتین تعلیم حاصل کر چکی ہیں وہ ہر جگہ وہ نمایاں نظر آتی ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ خواتین کو زیادہ سے زیادہ مواقع فراہم کیے جائیں اور قومی معاملات میں شامل کیا جائے۔ اس بات کو یقینی بنایا جانا چاہیے کہ وہ ملک، معیشت اور معاشرے میں ہماری معاشرتی روایات کے مطابق بلا خوف و خطر اپنا بھرپور کردار ادا کر سکیں۔ ہمارے مذہب اور ہمارے بابائے قوم قائداعظم محمد علی جناحؒ نے بھی اسی بات کی تلقین کی ہے۔

معزز خواتین و حضرات!

ہماری تقریباً 60 فیصد آبادی نوجوانوں پر مشتمل ہے ہمیں ان کے لیے میرٹ، صلاحیت اور قابلیت کی بنیاد پر روزگار کے مواقع پیدا کرنا ہوں گے تاکہ وہ اپنی روزی تلاش کر سکیں، ان کی فنی تربیت کرنا ہوگی تاکہ وہ مناسب ملازمت ڈھونڈ سکیں۔ کاروبار شروع کرنے کے لیے چھوٹے قرضوں کی فراہمی کے عمل کو آسان اور یقینی بنانے پر بھی توجہ دینی چاہیے۔ آپ ذرا تصور کیجیے کہ اگر ہم Unskilled Labour کی بجائے Skilled Labour کو دوسرے ممالک میں Export کریں تو جہاں وہ بہتر اور باعزت روزگار حاصل کر سکیں گے وہیں وہ پاکستان کے لیے بہتر شناخت کا باعث بھی بنیں گے۔

اس کے ساتھ ساتھ ہمیں اپنے نوجوانوں کی ذہنی اور جسمانی نشو و نما کے لیے کھیلوں کے میدانوں کو بھی آباد کرنا ہوگا۔ فنونِ لطیفہ کی طرف بھی رغبت دلانا ہو گی اور معاشرے کے دانشوروں کی آراء کو پالیسی سازی کے عمل میں شامل کرنا ہو گا۔

اس کے علاوہ ہمارے بچوں کی نشو و نما عالمی معیار سے کہیں کم ہے۔ ہمارے بچے Stunting کی وجہ سے ذہنی اور جسمانی طور پر کمزور ہیں۔ ان بچوں اور ان کی ماؤں کو مناسب غذا نہیں مل رہی اور ہمارے ذہنوں میں یہ حقیقت بھی واضح رہنی چاہیے کہ سماجی ناہمواری اور غربت سے بہت سے مسائل جڑے ہوئے ہیں۔ اس لیے علاقائی، معاشی اور سماجی ناہمواری کو دور کرنا انتہائی ضروری ہے خاص طور پر ہمیں بلوچستان اور دیگر دور دراز علاقوں کی تعمیر اور ترقی پر توجہ دینا ہوگی۔ آئینِ پاکستان میں ایک اچھا Social contract موجود ہے مگر افسوس یہ ہے کہ اس پر عمل ہو ہی نہیں رہا۔ میں نئی حکومت سے امید رکھتا ہوں کہ اس Social contract کو ملک میں لاگو کریں گے تاکہ ایک نیا پاکستان وجود میں آ سکے۔

معزز خواتین و حضرات!

ہمیں اپنے Human Capital میں Invest کرنا ہے تاکہ وہ اس ملک کی ترقی میں حصہ ڈال سکیں۔ یہ کام صرف اور صرف یکساں تعلیمی نظام اور دیگر سہولتوں کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ اس لیے میں چاہتا ہوں کہ ملک کے طول و عرض اور خاص طور پر پسماندہ علاقوں میں نظام تعلیم کو مضبوط بنایا جائے۔

تعلیم کے سلسلے میں خیبر پختونخوا کے تجربے کو دہرانے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ صرف حکومت کے زیر انتظام چلنے والے تعلیمی اداروں کے ذریعے ہی تعلیم عام کی جا سکتی ہے اور اس کا معیار بہتر بنایا جا سکتا ہے۔

اس وقت ایک اندازے کے مطابق تقریباً ۳۰ لاکھ سے زائد بچے دینی مدرسوں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ دینی مدارس کے طلبا کو Main Stream میں لانے کے لیے جدید نصاب تعلیم کو دینی نصاب تعلیم کے ساتھ ہم آہنگ کرنا چاہیے تاکہ یہ بچے تعلیم حاصل کر کے مختلف شعبۂ زندگی میں اپنا مثبت اور جاندار کردار ادا کر سکیں۔ اس سلسلے میں حکومت علمائے کرام کی مشاورت سے ایک متفقہ لائحہ عمل بنائے اور اس پر مستعدی سے عمل کرے۔

فاٹا کے خیبر پختونخوا میں انضمام کے اعلان کے بعد جلد از جلد اس کو قومی دھارے میں شامل کرنے کے لیے فاٹا کے عوام کی امیدوں اور توقعات کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہمیں واضح پالیسیاں بنانی پڑیں گی اور فیصلے کرنے پڑیں گے۔

معزز ارکان پارلیمان!

پاکستان کو قومی اور بین الاقوامی سطح پر بعض مشکل چیلنجز کا سامنا ہے۔سب سے بڑا چیلنج مسّلوں سے گھری ہوئی معیشت ہے۔کرپشن کے ناسور نے ملک کی اقتصادیات کو تباہ وبرباد کر دیا ہے، صنعتیں بند ہیں، بے روزگاری عروج پر ہے اور ملک اس وقت قرضوں کے بوجھ تلے دبا ہوا ہے۔زیادہ پریشان کن بات یہ ہے کہ ہم اپنے وسائل کا ایک بڑا حصہ قرضوں اور ان کے اوپر سود کی ادائیگی میں صرف کر رہے ہیں۔اس کے علاوہ ہمارا Balance of Trade بھی دگرگوں ہے۔ہمارے برآمدات اور درآمدات میں توازن نہیں ہے۔ملک کی معیشت پر گردشی قرضوں کا بوجھ پچھلے سالوں میں بڑھ کر ۱۱۰۰ ارب روپے سے زیادہ ہو گیا ہے اور حالیہ دنوں میں پاکستانی روپیہ کی قدر میں ڈالر کے مقابلے میں کافی کمی دیکھنے میں آئی ہے۔مہنگائی اور افراطِ زر میں اضافہ ہوا ہے اوراس کا اثر عام آدمی خاص طور تنخواہ دار طبقہ پر پڑا ہے۔ہم پر لازم ہے کہ ہم اپنی معیشت کی بحالی کے لیے تن دہی سے کام کریں اور Vicious Circle of Poverty The سے باہر نکلیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ معیشت کی سمت کو درست کرنا اور ملک میں سرمایہ کاری کو فروغ دینا حکومت کی اہم ترجیح ہے۔میں چاہوں گا کہ حکومت مالیاتی خسارہ کم کرے ، State Owned Enterprises (SOEs) کے مسائل کو حل کرے اور Investment Friendly پالیسیاں بنائے اور سرمایہ کاری کرنے کے Process کو آسان اور سہل بنائے۔اس میں مختلف محکموں کے کردار کو کم اور صوابدیدی اختیارات کو ختم کرے اور انھیں ایک محدود وقت میں اجازت نامہ دینے کا پابند کرے۔ہمارے بینکوں اور سرمایہ کاروں کو اس سلسلے میں Proactive ہونا پڑے گا اس کے علاوہ بیرون ملک پاکستانیوں کو بھی سرمایہ کاری کے لیے راغب کرنا ہو گا تاکہ ملک میں خود انحصاری کے ساتھ ساتھ Job Creation بھی ہو۔ملک کے تمام ایوان ہائے تجارت اس سلسلے میں مثبت کردار ادا کریں اور اپنی تجاویز سے حکومت کو آگاہ کریں تاکہ ضروری پیشرفت کی جا سکے۔

معزز اراکین پالیمان!

اللہ کے فضل و کرم سے پاکستانی عوام کی استقامت اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کی جہدِ مسلسل اور قربانیوں سے وطنِ عزیز میں دہشت گردی کے مسئلے پر قابو پایا جا چکا ہے اور انتہا پسندی کے اثرات بھی سمٹ رہے ہیں۔میں افواج پاکستان کو Credit دینا چاہتا ہوں کہ اس وقت انسدادِ دہشت گردی کے حوالے سے دنیا میں سب سے کامیاب اور تجربہ کار فوج ہماری ہے۔دنیا کو ہم سے سیکھنا چاہیے۔اس موقع پر میں اپنی جانب سے اور عوام کی جانب سے تمام شہدا کو خراجِ عقیدت پیش کرنا چاہتا ہوں۔شہدا نے عظیم ترین قربانیاں پیش کر کے ہمارے ملک کی آبیاری کی ہے۔اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائیں اور اُن کے خاندانوں کو صبر جمیل عطا کرے، آمین۔نظام انصاف کی جانب توجہ بھی لازم ہے تاکہ غریب عوام نسلوں تک مقدمات کے چنگل میں پھنس کر مسائل کا شکار نہ ہوتے رہیں۔

حاضرینِ گرامی!

ہمسایہ ممالک بالخصوص اور دیگر اقوام عالم کے ساتھ اچھے تعلقات کسی بھی ملک کی خارجہ پالیسی کی بنیاد ہوتے ہیں۔نئی حکومت کے قیام کے ساتھ ہی خارجہ تعلقات کے ایک نئے دور کا آغاز ہو چکا ہے۔چین، امریکہ، ایران اور ترکی کے وزرائے خارجہ اور سعودی عرب کے وزیرِ اطلاعات کے حالیہ دورۂ پاکستان اور ہمارے وزیرِ خارجہ کا دورۂ افغانستان سے ان ممالک کے ساتھ تعلقات میں مزید گہرائی آئی ہے۔انشاءاللہ العزیز بیرونی تعلقات میں مزید بہتری آئے گی۔ ہمیں من حیث القوم اقوام عالم کے ساتھ بالعموم اور اسلامی دنیا کے ساتھ بالخصوص اچھے تعلقات مربوط کرنے ہیں۔

پاک چین تعلقات مثالی دوستی اور باہمی اعتماد پر محیط ہیں۔ہزار موسم، لاکھ امتحان آئے لیکن پاک چین تعلقات ہر گزرتے دن کے ساتھ مضبوط سے مضبوط تر ہوتے گئے ہیں۔موجودہ حکومت پاکستان چین اقتصادی راہداری (CPEC) منصوبے کی بھرپور حمایت کرتی ہے جس سے خطے میں معاشی سرگرمیوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ میں توقع کرتا ہوں کہ حکومت سی پیک کے منصوبے تیزی سے مکمل کرے گی جس سے دونوں ممالک کے درمیان تعلقات مزید مضبوط ہوں گے اور خطے میں ایک نئے باب کا اضافہ ہو گا۔اسی طرح وسط ایشیا کے ساتھ مختلف تجارتی و توانائی کے منصوبوں پر سنجیدگی کے ساتھ عمل کیا

جائے گا تاکہ معیشت کی ترقی کے اہداف کو یقینی بنایا جاسکے۔

پاکستان روس کے ساتھ اپنے تعلقات کو انتہائی اہمیت دیتا ہے اور ہمیں معیشت، دفاع، ثقافت اور دیگر تمام شعبوں میں باہمی تعاون میں مزید اضافہ کرنا چاہیے۔

ترکی کے ساتھ ہمارے تعلقات خصوصی نوعیت کے حامل ہیں جو نہ صرف ہمارے درمیان بلکہ اس پورے خطے میں استحکام کے فروغ کا ذریعہ ثابت ہو رہے ہیں۔

افغانستان میں امن و استحکام پاکستان کی خوشحالی اور ترقی کے لیے ضروری ہے۔ ہمارے اس ہمسایہ ملک میں دیرپا امن سے ہمارے لیے اور خطے کے لیے تجارت کی نئی راہداریاں کھلیں گی اور ہم اس سلسلے میں ہمیشہ انتہائی خلوص سے کام کرتے رہیں گے۔

پاکستان تمام ہمسایہ ممالک کے ساتھ خوشگوار تعلقات کا خواہش مند ہے۔ ہم بھارت کے ساتھ پُرامن بقائے باہمی کی بنیاد پر تعلقات رکھنا چاہتے ہیں اور اس سلسلے میں ہر مثبت قدم کا خوش دلی سے خیر مقدم کریں گے۔

کشمیر کے تنازعے کا حل دونوں ممالک کے درمیان پائیدار تعلقات کے لیے لازم ہے۔ تصادم اور Blame Game کسی مسئلے کا حل نہیں ہوتے۔

معزز خواتین و حضرات!

پاکستان کی حکومت اور عوام مقبوضہ کشمیر کی عوام کی سیاسی سفارتی اور اخلاقی حمایت جاری رکھیں گے۔ پاکستان مسئلہ کشمیر کے حل کے لیے ہر سطح پر کاوشیں جاری رکھے گا۔ کشمیری عوام نے اپنے حقِ خودارادیت کے لیے اپنے لہو سے نئی تاریخ رقم کی ہے۔ کشمیری عوام کو ان کے حقِ خودارادیت سے محروم رکھنا قابلِ مذمت ہے۔ اقوام متحدہ کے کمشنر برائے انسانی حقوق (OHCHR) کی حالیہ رپورٹ ہمارے مؤقف کو تقویت دیتی ہے۔ عالمی برادری اور دیگر انسانی حقوق کی تنظیموں کو مقبوضہ کشمیر میں ہونے والی جارحیت اور انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیوں کے خلاف اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔

معزز اراکین پالیمان!

میں اپنے خطاب کے آخر میں آپ تمام ارکانِ پارلیمان کو اس ایوان کا حصہ بننے پر مبارک باد دیتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو پاکستانی عوام کی فلاح و ترقی کے لیے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اقوام عالم میں پاکستان ایک ذمہ دار اور باوقار ملک کی حیثیت سے اپنا کردار ادا کرتا رہے گا، انشاءاللہ۔ اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و نگہبان رہے۔

پاکستان پائندہ باد۔

><><><><